اِتحادِ بین المُسلمین

وقت کی اہم ضرورت

از

مجاہدِ ملت مولانا محمد عبد الستار خان نیازی

وائس پریذیڈنٹ ورلڈ اسلامک مشن

(الدعوۃ الاسلامیہ العالمیہ)

مکتبہ رضویہ لاہور ۲۵

10

the Need of the time

کتب تبصرہ

Dear Sir

نام کتاب...... اتحاد بین المسلمین وقت کی اہم ضرورت

مصنف...... مولانا محمد عبدالستار خان نیازی

قیمت...... دس روپے

ناشر...... مکتبہ رضویہ ۲۴ر ۲ ساہیوال کالونی ملتان روڈ لاہور نمبر ۲۵

اتحاد بین المسلمین آج ہی کا نہیں گذشتہ کئی صدیوں کا اہم مسئلہ ہے۔ اس مسئلے پر درد دل رکھنے والے حضرات پہلے بھی بہت کچھ کہتے اور لکھتے رہے ہیں اور آج بھی اس کا سلسلہ جاری ہے لیکن جس قدر اس میں پیش رفت ہوئی ہے اور مسلمان اعتصام بحبل اللہ میں اپنی زندگی کے آثار و علائم کی تلاش میں بڑھنے لگتے ہیں اسی قدر اسلام دشمن طاقتیں سازشوں اور ریشہ دوانیوں سے ان کو پیچھے دھکیل دیتی ہیں کیونکہ وہ اپنی زندگی اسی میں پاتی ہیں۔ اسی سلسلہ میں مولانا محمد عبدالستار خان نیازی نے ایک مضمون لکھا جس میں اس نیک مقصد کے حصول کے لئے چار نکاتی اتحادی فارمولا بھی پیش فرمایا تھا۔ یہ طریق مضمون نوائے وقت میں شائع ہوا تھا اور اس پر تحسین و تنقید ہر دو پہلو سے اظہار خیال بھی کیا گیا تھا۔ زیر نظر کتابچہ دراصل اسی مضمون پر مشتمل ہے۔ اس میں ابتدائیہ کے عنوان سے مولانا نے ایک مختصر فکر انگیز مضمون بھی لکھا ہے اور ناظم مکتبہ نے عرض ناشر کے عنوان سے اس موضوع پر دلائل کے ساتھ بحث کی ہے اللہ کرے اہل دل کی اس خواہش کی تکمیل ہو اور مسلمان اتحاد و یک جہتی کے وہی مناظر پھر پیش کریں جو اسلام کو مطلوب ہیں۔

یہ کتابچہ ۱۳۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ کتابت و طباعت عمدہ اور کاغذ اچھا لگایا گیا ہے۔

تبصرہ نگار سلیم تابانی

روزنامہ نوائے وقت
لاہور
راولپنڈی
ملتان کراچی

ہفتہ ۹ جمادی الثانی ۱۴۰۵ھ ۲ر مارچ ۱۹۸۵ء

اُن کے عمل میں کتنا ہی فرق ہو۔ ان میں سے کوئی بھی نوکری (خدا کی نوکری) سے خارج نہ ہوگا۔ اِس لئے کہ ان میں سے ہر ایک جس طریقہ پر چل رہا ہے یہی سمجھ کر چل رہا ہے کہ یہ آقا کا حکم ہے ...... اپنی اپنی سمجھ کے مطابق شریعت پر عمل کرنے کا ہر مسلمان کو حق ہے۔ اگر دس مسلمان دس مختلف طریقوں پر عمل کریں تو جب تک وُہ شریعت کو مانتے ہیں وُہ سب مسلمان ہی ہیں۔ ایک ہی اُمّت ہیں"

بے شک ہر مُسلمان کو قرآن و سُنّت پر غور و فکر کرنے کا حق حاصل ہے ـــــ لیکن جب تک اس غور و فکر اور اجتہاد کو اجماعیّت کا مرتبہ حاصِل نہیں ہوتا اُسے محض اِنفرادی اِجتہاد سمجھنا چاہیئے۔ قرآن پاک سُورہ النّساء، آیت ۱۱۵ میں "سَبِیْلِ الْمُؤمِنِیْن" سے اِنحراف کو دین میں اِفتراق و اِنتشار کا نام دیا گیا ہے، اور اہلِ اِیمان کی کثرتِ رائے کے فیصلے کو محفوظ سمجھا گیا ہے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اجماعیّت کی خاطر ہی جماعت بندی پر زور دیا ہے اور فرمایا ہے "تمہیں جماعت کا پابند رہنا چاہیئے۔ جو جماعت سے کٹ گیا وُہ جہنّم واصل ہوا یعنی برباد ہو گیا"۔ جماعت کی حفاظت اور برکت کا تذکرہ ایک اور حدیث میں یُوں کیا ہے" جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے یعنی اللہ اس کا محافظ ہے"۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے اپنی اُمّت کی اجماعیّت یعنی اِتفاق رائے کو کامیابی اور کامرانی کی ضمانت دیتے ہُوئے فرمایا "میری اُمّت گُمراہی پر جمع نہیں ہو سکتی"۔ بالفرضِ محال جمع ہو جائے تو وُہ اُمّتِ محمّدیہ نہیں ہو گی کوئی اور شے ہو گی کیونکہ آپ کا ارشاد واضح ہے ـــ (لا تجمع امتی علی الضلالہ)

المختصر ہر شخص کو نصِّ قرآنی کو تفسیر بالرّائے سے مسخ کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ خود مولانا موصوف کی زندگی پر نگاہ ڈالو تو آپ کو نظر آئے گا کہ جہاں جہاں اُنہوں نے ذاتی اِجتہاد کیا ہے جادۂ اِعتدال سے ہٹ گئے ہیں۔ سلف صالحین کی تفاسیر، تصریحات، اِجتہادات اور فتاوٰی سے صرفِ نظر کرتے ہُوئے جہاں اپنی ذاتی رائے پر اصرار کیا ہے، وہاں عجیب و غریب تاویلات کی ہیں۔ اِتحاد بین المسلمین کا یہ مطلب نہیں کہ اجماعِ ماضیہ کی گرفت کو بھی ڈھیلا چھوڑ دیا جائے۔ بلکہ